عَامُ الْمُجْتَمَعِ

الْخُطْبَةُ الْأُولَى:

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْبَرِيَّاتِ، حَثَّ عَلَى تَمَاسُكِ الْمُجْتَمَعَاتِ، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَالَاهُ. **أَمَّا بَعْدُ:** فَأُوصِيكُمْ **عِبَادَ اللَّهِ** وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ جَلَّ فِي عُلَاهُ: ﴿**يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا**﴾.

عزیز دوستو، میرے نمازی بھائیو! ہم "عام المجتمع" یعنی "معاشرتی یکجہتی کے سال" کے حَسِین دَور میں جِی رہے ہیں، جسکا اعلان صاحب السُّمُو رئیس الدولۃ الشیخ محمد بن زاید حفظہ اللہ نے کیا ہے، بلا شبہ معاشرہ، پکّی ڈوریوں سے بُنا ہوا وہ مضبوط شیرازہ ہے جو ہماری یکجہتی کا مظہر ہے، ہمارے اتحاد کی مضبوطی کی بنیاد ہے، ہمارے معاشرتی روابط کی مضبوط زنجیر ہے، اور ہماری ترقی و خوشحالی کا آئینہ ہے. لہذا ہم پر لازم ہے کہ اِسکی عظیم عمارت کی مضبوط اینٹ بنیں، اِس کی ساخت میں ایک مضبوط سُتُون ثابت ہوں، ہر شخص اپنی ذمہ داری کے دائرے میں، اپنی حیثیت و مقام کے مطابق اپنا فریضہ انجام دے، نبی کریم

صاحبِ خُلقِ عظیم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: «كُلُّكُمْ مَسْؤُولٌ» "تم میں سے ہر شخص جوابدہ ہے".

میرے بھائیو، اللہ کے بندو! "عامُ المجتمع" ہم پر یہ لازم کرتا ہے کہ ہم اپنے معاشرے کے ہر ہر فرد کے احساسات میں شریک ہوں، اُن کی خوشیوں میں خوش ہوں، اُن کے دُکھوں میں شریکِ غم ہوں، اور اُنکے ساتھ باہمی اُلفت و محبت کے رشتے میں جُڑے رہیں، اور اِس حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی تصویر بنیں: «الْمُؤْمِنُ مَأْلَفَةٌ، وَلَا خَيْرَ فِيمَنْ لَا يَأْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ» "مومن اُنس و محبت کا پیکر ہوتا ہے، اور اس میں کوئی خیر نہیں جو نہ دوسروں سے اُلفت رکھے، نہ لوگ اس سے اُنس پائیں". یہاں تک کہ ہم «كَالْبُنْيَانِ، يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا»، "اُس عمارت کی مانند بن جائیں، جس کا ایک حصہ دوسرے کو تقویت بخشتا ہے". کیونکہ معاشرہ ایک جان، ایک جسم ہے، «إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى»، "اگر جسم کے کسی عضو میں درد ہو تو سارا جسم بے خوابی اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے".

لہٰذا معاشرہ کا ہر فرد اپنے بھائی کے لیے خیر کی وہی تمنا رکھے جو اپنے لیے چاہتا ہے، وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے، اپنے نبی، حبیبِ مصطفیٰ احمدِ مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کے اِس فرمان کی پیروی کرتے ہوئے: «لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ»، "تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لیے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے". اِس بات کا یقینِ مستحکم رکھتے ہوئے! کہ جو بھلائی بھی انسان اپنے معاشرے کے لیے کرے گا، اُس کا پَھل سارے معاشرے کو نصیب ہو گا، تو یہی معاشرے کے وہ عظیم افراد ہیں کہ جن کے دل اپنے معاشرے کی محبت میں یکجا ہوتے ہیں، وہ باہمی تعاون و یگانگت کے ساتھ معاشرے کی خدمت میں پیش پیش رہتے ہیں، اور اپنے اتحاد و یکجہتی کو قائم رکھ کر معاشرے کی ترقی و سربلندی کے معمار بنتے ہیں، رب تعالیٰ کے اس فرمان پر عمل پیرا ہوتے ہوئے: ﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى﴾، "اور آپس میں نیک کام اور پرہیزگاری پر مدد کرو". میرے بھائیو! کیا دنیا میں کوئی معاشرہ آگے بڑھ سکتا ہے، سوائے اِس کے کہ اُس کے افراد دین پر کاربَند ہوں، شُعور و علم سے آراستہ ہوں، جِدَّت و تخلیق میں مَہارت رکھتے ہوں، اِختراع و اِیجادات میں حصہ دار اور پیش قدمی کرنے والے ہوں، اِیثار و قربانی کے خُوگر ہوں، محنت و کوشش کرنے والے ہوں، اور اپنی ذمہ داریوں کا بوجھ اٹھانے والے ہوں؟

میرے بھائیو! معاشرے کا ہر شخص اپنی اپنی جگہ ذمہ دار ہے، وہ اپنی ذات کا ذمہ دار ہے، اپنے دین وعبادات کا ذمہ دار ہے، اپنی صحت کا ذمہ دار ہے، اپنی اولاد کا ذمہ دار ہے، اپنے اہل وعیال کا ذمہ دار ہے، اپنے خاندان کا ذمہ دار ہے، اپنے کام کا ذمہ دار ہے، اپنی ملازمت کا ذمہ دار ہے، اور اپنے ملک وقوم کے وسائل کا ذمہ دار ہے. کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

العُمْرُ يَمْضِي وَالزَّمَانُ يَرْحَلُ * وَكُلُّنَا عَنْ كُلِّ شَيْءٍ يُسْأَلُ**

عمر گزرتی جاتی ہے، زمانہ رخصت ہوتا ہے، مگر ہم سب سے ہر عمل کا حساب لیا جائے گا!

میرے بھائیو، اللہ کے بندو! "عام المجتمع"، "مُعاشرتی یکجہتی کا سال" ہمیں دعوت دیتا ہے کہ ہم اپنے گھر کی، اپنی اولاد کی، اپنے اہل وعیال کی خیر خبر رکھیں، کیونکہ خاندان ہی معاشرے کی بنیادی اِکائی اور معاشرتی عمارت کی مضبوط اینٹ ہے، خاندان کا استحکام معاشرے کا استحکام ہے، اور اس کے اندرونی روابط کی مضبوطی معاشرتی طاقت کا راز ہے.

تو میرے بھائیو! خُدارا اپنی فیملی وخاندان کی خبر گیری کریں! اپنے گھروں کو تقویٰ ومحبت کی بنیادوں پر استوار کریں، اُن میں محبت کو عام کریں، تاکہ وہاں سے وہ نسلیں جَنم لیں جو اپنے دین واَقدار سے وابستہ ہوں، علم میں نمایاں ہوں، فکر میں تخلیقی ہوں، اخلاق میں

بلند ہوں، اور تعمیرِ معاشرہ میں سرگرم ہوں، جو اُس کی بقا کی ضامن ہوں، اُس کے شباب کی محافظ ہوں، اُس کی ترقی کا پرچم تھامنے والی ہوں، اُسکی رِفعتِ شان میں کوشاں ہوں، اُسکے وسائل میں اضافے اور اُسکی ثروتوں کی نگہبان ہوں، جو پختہ علم اور درست فہم کے ساتھ فیوچر پلاننگ کے ذریعے اپنے معاشرے کے مستقبل کو روشن بنائیں.

اے افرادِ معاشرہ، خُدارا! اپنے والدین کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش آئیں، انکی فرمانبرداری کریں، رب العلمین کے اِس ارشاد پر عمل کرتے ہوئے: ﴿**وَقَضَى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا**﴾، "اور تیرا رب فیصلہ کر چکا ہے اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو، اور اگر تیرے سامنے ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انہیں اف بھی نہ کہو اور نہ انہیں جھڑکو اور ان سے ادب سے بات کرو، اور ان کے سامنے شفقت سے عاجزی کے ساتھ جھکے رہو اور کہو اے میرے رب جس طرح انہوں نے مجھے بچپن سے پالا ہے اسی طرح تو بھی ان پر رحم فرما". میرے بھائیو! خُدارا! اپنے مَحرم اور قریبی رشتوں کو مت بُھولیں، اُن سے تعلق جوڑے رکھیں، اُن میں جو

کمزور ہیں اُنکی معاونت کریں، جو ضرورت مند ہیں اُنکی ضرورتوں کا خیال رکھیں، کیونکہ یہ اُن کا آپ پر حق ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿فَآتِ ذَا الْقُرْبَى حَقَّهُ﴾، "پس رشتہ دار کو اس کا حق دو". اور اسی طرح اپنے پڑوسیوں کے ساتھ بَھلائی کریں، اُن کی عزت واِکرام کریں، تو آپکا ایمان کامل اور آپکا رب آپ سے راضی ہو گا، جیساکہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «وَأَحْسِنْ إِلَى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا»، "اپنے پڑوسی سے حُسنِ سلوک کرو تو تم مومن بن جاؤ گے". اے اللہ! ہمیں اپنے معاشرے کے لیے نافع بنا، اُس کی قوت کے لیے تقویت بخش اور اُس کی ترقی کے لیے کوشاں بنا، ہمیں اپنی اطاعت اور اُن کی فرمانبرداری کی توفیق دے جن کی اطاعت کا تُو نے ہمیں اپنے اس فرمان میں حکم دیا: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾.

أَقُولُ قَوْلِي، وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ رَبِّي.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ تَبِعَ هَدْيَهُ. **أَمَّا بَعْدُ:**

میرے بھائیو! اپنے معاشرے سے وفادارو! بلا شبہ ایک طاقتور معاشرہ، اپنے اَفراد کی ہم آہنگ، مستحکم اور باہمی کوششوں کا نتیجہ ہوتا ہے، لہذا اپنے شُعبوں میں ممتاز بَنیں، ہر کام کو اِخلاص سے اَنجام دیں، معاشرے میں اپنی عمدہ کارکردگی کے نشان چھوڑ جائیں، اپنی محنت کو خلوص سے پیش کریں، اور اپنے عمل کو کمال کی بلندی پر لے جائیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس فرمانِ اَقدس کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے: **«إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ إِذَا عَمِلَ أَحَدُكُمْ عَمَلًا أَنْ يُتْقِنَهُ»**، "بے شک اللہ تعالی پسند کرتا ہے کہ جب تم میں سے کوئی عمل کرے تو اسے بہترین انداز میں کرے".

میرے بھائیو! اَپنے فرائضِ مَنصبی کی ادائیگی میں یہ نہ بھولیں کہ آپکا رب آپکو دیکھ رہا ہے، اپنی ذمہ داریوں میں غفلت نہ بَرتیں، اپنے وقت کو ضائع نہ کریں، کیونکہ ہر مثبت کام معاشرتی قلعہ کو مضبوط بناتا ہے، اُسے مزید قوت اور عظمت عطا کرتا ہے، اور ہر منفی فعل اُس کی دیوار میں دراڑ پیدا کرتا ہے، لہذا اپنے معاشرے کے بہترین نُمائندے بنیں، اُس کے اَخلاق واُصول، رسم ورواج کے محافظ بنیں، تاکہ آپکا شُمار اُن خوش نصیبوں میں ہو، جن کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **«إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ**

وَأَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ القِيَامَةِ أَحَاسِنَكُمْ أَخْلَاقًا»، "بے شک تم میں سے میرے سب سے زیادہ محبوب اور روزِ قیامت مجلس کے اعتبار سے میرے سب سے زیادہ قریب وہ ہوں گے جو تم میں سب سے اچھے اخلاق والے ہوں گے". لہذا معاشرے کے ہر فرد پر ضروری ہے کہ وہ اپنے مسائل کو بخوبی سمجھے، معاشرے کو درپیش چیلنجز کا مقابلہ کرے، اور اُن کے حل کے لیے، مُثبت سوچ کے ساتھ، منفی رویوں سے بچتے ہوئے، اپنا بھرپور حصہ ڈالے، کیونکہ ہر معاشرہ کو کسی نہ کسی اعتبار سے مشکلات و چیلنجز کا سامنا رہتا ہے، لیکن اصل قوت وطاقت کا راز اِس میں پنہاں ہے کہ اُن چیلنجز کو حکمت و بصیرت کے ساتھ حل کیا جائے، اور محنت و اُمید کے ساتھ، انہیں کامیاب اِقدامات میں بدل دیا جائے.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: **«إِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَكَ النَّاسُ، فَهُوَ أَهْلَكُهُمْ»**، "جب کوئی شخص یہ کہے کہ لوگ ہلاک ہوگئے، تو وہ خود سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے". **لہذا! میرے بھائیو**، معاشرے کے فرزندوں! اپنے مستقبل کے بارے میں پُرامید رہیں، اپنی دانشمند قیادت کی ہدایات اور اُنکی دُور اَندیش حکمت عملیوں سے راہنمائی حاصل کریں، تاکہ ہمارا معاشرہ اپنے قدموں پر، اعتماد کے ساتھ، آگے بڑھتا ہوا مضبوط و مستحکم ہو، اور خوشحال اور کامیاب مستقبل کی جانب گامزن رہے.

هَذَا وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا بِكَ مُؤْمِنِينَ، لَكَ عَابِدِينَ، إِلَيْكَ مُنِيبِينَ، وَعَلَى مُجْتَمَعِنَا مُحَافِظِينَ، وَلِازْدِهَارِهِ دَاعِمِينَ، وَبِوَالِدِينَا بَارِّينَ، وَارْحَمْهُمْ كَمَا رَبَّوْنَا صِغَارًا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الِاسْتِقْرَارَ، وَالرُّقِيَّ وَالِازْدِهَارَ، وَأَتِمَّ اللَّهُمَّ الْعَافِيَةَ عَلَيْنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي أَرْزَاقِنَا، وَأَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا.

اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، الشَّيْخ مُحَمَّد بن زَايد، وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيخ زَايد، وَالشَّيخ رَاشِد، وَالْقَادَةَ الْمُؤَسِّسِينَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ، وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ.اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.**اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا.﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾.**

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.